اہل علم اور ذمہ دار حضرات کی خدمت میں

(دارالعلوم کراچی کے فتوے کے حوالے سے)

آج کل موبائل پر پے در پے یہ پیغامات (SMS) آرہے ہیں کہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ہے کہ احتیاط کے پیشِ نظر روزہ ۱۸ درجے پر بند کیا جائے اور اذان فجر ۱۵ درجے پر دی جائے۔اور یہاں اسی پر عمل ہو رہا ہے.............(فتویٰ نمبر 1/830)

بہت اچھی بات ہے کہ اس میں دونوں عبادات کی صحت وادائیگی کو یقینی بنایا گیا ہے۔اور اسی پر ہم سب کو عمل کرنا بہتر ہے،مگر سوال یہ ہے کہ یہ پیغامات آج (یعنی قبل رمضان) کیوں بھیجے جا رہے ہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس فتوے کی ضرورت ۱۸ درجے والوں کو کیوں پڑی ہے؟

درحقیقت:

درحقیقت یہ فتوی اگر ۱۵ درجے والے حضرات بار بار نشر کریں تو یہ انداز کچھ وزن رکھتا ہے کہ ان کے نزدیک سال کے پورے ۱۲ مہینوں میں لوگ نماز درست پڑھتے ہیں،اب چونکہ رمضان آگیا تو احتیاطاً (۱۵ درجے کے وقت سے) روزہ پہلے اگر بند کیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ہونا چاہیئے۔قائلین ۱۵ درجے کی طرف سے تو اس تشریح کے ساتھ اس فتوے کا رمضان کے مہینے کی آمد میں نشر کرنا بالکل سمجھ میں آتا ہے۔مگر ۱۸ درجے والوں کی طرف سے اس کا نشر کرنا رمضان کے مہینے میں سمجھ سے بالاتر ہے۔وہ کیوں؟

(۱) وہ اس لئے کہ جب انہوں نے نقشے بنائے ہی ۱۸ درجے پر ہیں،ان کے نقشوں میں اختتامِ سحری لکھا ہی ۱۸ درجے کے مطابق ہے تو ظاہر ہے کہ لوگ اسے دیکھ کر اسی وقت روزہ بند کریں گے۔تو یہ بات (کہ روزہ ۱۸ درجے کے مطابق بند ہو) نقشے کے اوقات میں تو لکھی ہوئی ہے۔لہٰذا ۱۸ درجے کے مطابق بنے ہوئے نقشے کی موجودگی میں روزے کے حوالے سے ان حضرات کا فتویٰ کی صورت میں الگ ترغیب دینا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔

(۲) جبکہ نماز کے حوالے سے بھی یہ بات سمجھ میں نہیں آتی،اس لئے کہ یہ تو درست ہے کہ اگر صبح کی نماز ۱۵ درجے کے مطابق پڑھی جائے تو بالاتفاق نماز درست ہوجائے گی،مگر نماز کی درستگی کی ضرورت صرف رمضان میں ہی کیوں پیش آگئی؟ اگر ۱۸ درجے والے نماز فجر کی درستگی کے لئے اس فتوے کی نشر واشاعت میں واقعی سنجیدہ ہیں تو اس مقصد کے لئے ہمارے پاس مندرجہ ذیل تجویز پر عمل کارگر ہوسکتا ہے،وہ یہ کہ:

"جو چیز عام ہے یعنی پورا سال تو اسے نقل واندراج میں بھی عام ہی رکھی جائے اور جو چیز خاص یا مؤقت ہے تو اسے بھی خاص یا مؤقت ہی رکھی جائے"

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے علماء اور بزرگانِ دین کی مجالس وتقاریر میں اصلاحِ نفس اور اعمال صالحہ وغیرہ کی باتیں سالہا سال ہوتی رہتی ہیں اسی وعظ ونصیحت کا سلسلہ چلتا رہتا ہے کیونکہ لوگوں کو اس کی ضرورت پورا سال برابر رہتی ہے مگر جب خاص مواقع مثلاً رمضان المبارک،عیدین اور قربانی وحج وغیرہ کے ایام آتے ہیں تو ان حضرات کے بیانات وتقاریر کا رُخ انہی موضوعات کی طرف پھر جاتا ہے،کیونکہ ان کی ضرورت ابھی آگئی۔اور جب وہ ایام وحالات گزر جاتے ہیں تو موضوعِ سخن پھر تبدیل ہوجاتا ہے۔اب اگر کسی اور خاص موضوع کے حالات ہیں تو ٹھیک ورنہ عام اصلاحی بیانات کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوجاتا ہے۔یہ مطلب نہیں کہ ان خاص اعمال کے بارے میں تعلیم وتعلم بغیر ان ایام کے درست نہیں،مطلب یہ ہے کہ جب عوام الناس کی راہنمائی کے لئے کوئی بار آور کام کرنا مقصود ہو تو زیادہ مناسب اور بہتر طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے سامنے ضرورت کے پیش نظر بات رکھی جائے۔اور ہمیشہ سے یہی طریقہ چل رہا ہے۔

اس بنا پر اگر دیکھا جائے کہ نماز جو کہ سال کے ۱۲ مہینوں میں یکساں طور پر اپنے وقت میں پڑھنا ضروری ہے،اور اگر قائلین ۱۸ درجے کے نزدیک

بھی صبح کی نماز ۱۵ درجے کے مطابق (بنابر احتیاط) پڑھنا ضروری ہے، جیسا کہ فتویٰ سے ظاہر ہے، تو پھر اسے عمومی طور پر مستقل نقشوں میں درج کرنا چاہیئے ، بالفاظ دیگر باقاعدہ طور پر نقشہ ۱۵ درجے کی بنیاد پر مرتب کیا جائے ، اور ساتھ ایک نوٹ تحریر کیا جائے کہ اذان فجر سے ۱۵، ۲۰ منٹ (جتنا بھی کسی علاقے کا فرق ہوا اتنا) پہلے روزہ بند کر دیا جائے ، یا جیسا بھی یہ یاددہانی مناسب ہو نقشے میں اسے مستقل جگہ دی جائے ۔ علاوہ ازیں یہ نقشہ باقاعدہ طور پر دارالعلوم کراچی کی جانب سے مصدقہ شائع کیا جائے ۔ لہٰذا فتویٰ کی تشہیر اتنی ضروری اور کارآمد نہیں جتنا کہ اس طور پر نقشے کی اشاعت، میں سمجھتا ہوں کہ فتوے کی تشہیر کی کوئی چنداں ضرورت نہیں بشرطیکہ اس طرح نقشہ دارالعلوم کے نام سے مصدقہ شائع کیا جاسکے ۔ کیا پورے سال صبح کی نماز کی صحت کو یقینی بنانے کے لئے احتیاط کی صورت اس کے علاوہ اور ہوسکتی ہے؟

موجودہ احتیاط :

اس کے برعکس احتیاط کی موجودہ صورت کہ نقشے میں صبح یا اذان فجر جیسے عنوانات کے تحت تو ۱۸ درجے کا وقت درج ہو اور فتویٰ الگ طور پر شائع کیا گیا ہو چنانچہ کسی کو نقشہ ملا، کسی کو دونوں ملے، پھر کسی نے فتویٰ محض احتیاط ہی کی حد تک سمجھا اور اصل وقت صبح کی نماز وغیرہ کا وہی سمجھا جو نقشے میں مصدقہ درج ہے کسی نے فتویٰ احتیاط کو عمل میں لایا تو اختلاف پیدا ہو گیا وغیرہ وغیرہ ۔ چنانچہ اس طریقہ کار سے روزے اور نماز دونوں کے لئے کبھی بھی احتیاطی صورت نہیں نکلتی ، جس سے موجودہ خلفشار ختم ہو۔ سوال یہ ہے کہ دارالعلوم کراچی میں جب بمطابق فتویٰ (۱۵ درجے پر) عمل ہو رہا ہے ، تو پھر اسی کے مطابق باقاعدہ نقشہ کیوں نہیں سامنے آتا جس میں روزے کے لئے بے شک احتیاطی صورت جس طرح بھی مناسب ہو دی گئی ہو؟

احقر

شوکت علی قاسمی

محلہ شمشہ خیل صوابی

0321-9890583

02-08-2010